

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر: 28)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

خوش نصیبی:-

یہ فقیر کی خوش نصیبی ہے کہ علماء اور صلحاء کے اس نمائندہ اجتماع میں کچھ طالب علمانہ معروضات پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

أَحَبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللَّهُ يَرْزُقَنِي صَالِحًا

علم کی فضیلت:-

اللہ تعالیٰ کے ہاں علم کی اتنی فضیلت ہے کہ حدیث میں علماء کو انبیاء کا وارث کہا گیا ہے۔ یہ نبیوں کی وراثت ہے نصیب والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ علم ایک روشنی ہے **الْعِلْمُ نُورٌ** (مسند المؤمنین ص ۳) حدیث پاک میں ہے علم ایک روشنی ہے۔ اس روشنی کے حاصل ہونے کے بعد انسان کو اللہ رب العزت کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔

كَبَّ بَعْدَ عِلْمٍ نَبْوًا خَذَارًا شَانِئًا

(بے علم آدمی، جاہل آدمی، اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا)

کہتے ہیں کہ راستے سے واقف ہو تو انسان اپنے لنگڑے گدھے کو بھی منزل پر پہنچا لیا کرتا ہے۔ حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ اگر علماء کرام نہ ہوتے تو عوام الناس ڈھور اور ڈنگروں (جانوروں) کی زندگی گزارتے۔ یہ ان کا امت پر احسان ہے کہ انہوں نے علم کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور سینہ بہ سینہ اس

کو آگے پہنچاتے رہے۔ اس فریضہ سے عہدہ براء ہوئے اور آج وہ علم ہم تک پہنچ چکا ہے۔

علم کی اتنی اہمیت ہے کہ حدیث پاک میں فرمایا **أُطْلِبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ** تم علم حاصل کرو پتنگھوڑے سے لے کر قبر میں جانے تک۔ ساری زندگی انسان اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا رہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے اگر نیک نیت ہو تو طالب علم سے افضل کوئی بھی نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں آتا ہے **عَلَيْكَ بِمَجَالِسَةِ الْعُلَمَاءِ** (تمہارے اوپر لازم ہے کہ علمائے کرام کی مجالس میں بیٹھو) **وَاسْتِمَاءِ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ** (اور تم داناؤں کی باتوں کو سنو) **فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحْيِي الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ بِنُورِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْأَرْضَ الْمَيِّتَةَ بِوَابِلِ الْمَاءِ** (امثال الحدیث ص ۸۸ حدیث ۵۲) (اللہ تعالیٰ حکمت و دانائی سے مردہ دلوں کو اسی طرح زندہ کر دیتے ہیں جس طرح کہ بارش کے برسنے سے مردہ زمین کو زندہ کر دیا جاتا ہے)۔

عمل کی اہمیت :-

جہاں علم کی اہمیت ہے وہاں عمل کی بھی اہمیت ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ علم عمل کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے کھل جائے تو داخل ہو جاتا ہے ورنہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جاتا ہے۔ پس جس آدمی کے پاس فقط علم ہو عمل نہ ہو وہ علم اس کیلئے وبال ہوتا ہے **الْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ وَبَالٌ وَالْعَمَلُ بِلَا عِلْمٍ ضَلَالٌ** (علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی ہے) **الْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ كَشَجَرٍ بِلَا ثَمَرٍ** (علم بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا کہ درخت بغیر پھل کے ہوتا ہے) جس طرح چراغ جلے بغیر روشنی نہیں دیتا علم بھی عمل کے بغیر روشنی نہیں دیتا۔ بے عمل عالم کی مثال پارس کی مانند ہے جو اوروں کو تو سونا بناتا ہے اور خود

پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے علم خشیت الہی کا دوسرا نام ہے **إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ** (فاطر: 28)

ایک دفعہ حضرت مفتی محمد شفیع تشریف فرما تھے، طالب علم حاضر خدمت ہوئے حضرت نے طلباء سے پوچھا کہ بتاؤ علم کا کیا مفہوم ہے؟ کسی نے کہا پہچاننا، کسی طالب علم نے کہا جاننا۔ فرمانے لگے نہیں مجھے سمجھاؤ یہ کیا چیز ہے؟ طلباء اپنی باتیں کرتے رہے حضرت خاموش رہے۔ بالآخر ایک طالب علم نے کہا حضرت! آپ ہی بتا دیجئے کہ علم کا کیا مفہوم ہے۔ حضرت نے ایک عجیب بات فرمائی کہ علم وہ نور ہے جس کے حاصل ہو جانے کے بعد اس پر عمل کئے بغیر چین نہیں آتا۔ اگر عمل کئے بغیر چین آ گیا تو یہ نور نہیں بلکہ وبال ہے۔ اس لئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بے عمل صوفیوں کی کتے کے ساتھ مثال دی

اور بے عمل علماء کو گدھے کے ساتھ تشبیہ دی۔ بلعم باعور بڑا صوفی تھا۔ **فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ** (الاعراف: 176) جو بنی اسرائیل کے بے عمل علماء تھے تو ان کے متعلق فرمایا..... **مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا**

التَّوْرَةِ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا (الجمعة: 5) ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس کے اوپر بوجھ لادا گیا ہے۔ علم کے بعد عمل کا درجہ ہے انسان علم اس نیت سے حاصل کرے کہ اس پر عمل کرنا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے دوران جو طالب علم اس نیت سے رہے کہ پہلے میں سارا علم حاصل کر لوں پھر اکٹھا اس پر عمل کروں گا تو وہ عموماً عمل سے محروم رہ جاتا ہے۔

سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ جس بات کا پتہ چلتا اس پر فوراً عمل کرتے تھے۔ علم آتا تھا ساتھ ہی عمل بھی آجاتا تھا۔ اسی لئے علم نافع مانگنے کے لئے دعائیں کی گئی ہیں، اے اللہ ہمیں علم نافع عطا فرما ایسا علم جو نفع دینے والا ہو۔

علم اور معلومات میں فرق:-

دیکھیں ایک معلومات ہوتی ہیں اور ایک علم ہوتا ہے۔ معلومات اور چیز ہیں علم اور چیز ہے۔ غیر مذاہب

کے لوگ بھی عربی زبان پڑھتے ہیں، غیر مسلموں کو فقیر نے باہر ملکوں میں دیکھا اتنی پیاری عربی بول رہے ہوتے ہیں کہ انسان ان سے عربی میں گفتگو کرتے ہوئے حیران ہو جاتا ہے۔ یہودی اور عیسائی قرآن پاک کی تفسیر جانتے ہیں اور ترجمہ پڑھتے ہیں۔ جس نے سب سے پہلے قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ "پکتھل" وہ اس وقت تک غیر مسلم تھا۔ ہمیں تصور نہیں کہ باہر کے ملکوں کی یونیورسٹیوں میں قرآن پاک پر یہودی کتنا وقت دیتے ہیں، کتنی محنت کرتے ہیں۔ مگر وہ معلومات ہوتی ہیں علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ **يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَ يَهْدِي بِهِ كَثِيرًا** (البقرہ: 26) اسی (قرآن) سے بعض لوگوں کو گمراہی ملتی ہے اور بعض لوگوں کو ہدایت ملتی ہے۔ معلومات ہونا اور چیز ہے اور علم کا ہونا اور چیز ہے۔ اس لئے فرمایا **اَفْرَاءُ يُتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهَهُ هَوَاهُ** (الجاثیہ: 23) آپ نے دیکھا اس کو جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا۔ **وَاَضَلَّ اللهُ عَلٰى عِلْمٍ** (الجاثیہ: 23) اور اس کے دل پر مہر لگا دی **وَاَخْتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشْوَةً** (الجاثیہ: 23) اور اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی **فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ كُنْ هُوَ اللّٰهُ كُنْ سِوَا كُوْنِيْ** اور ہدایت دینے والا

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (الجاثیہ: 23) تمہیں اب بھی نصیحت نہیں ہوتی۔

علم اور عمل کا تضاد:-

علم پہلا درجہ ہے اور عمل دوسرا درجہ ہے۔ بے عمل عالم کی مثال گدھ کے ساتھ دی گئی کہ یہ اڑتا تو فضاؤں میں ہے مگر مردار کھایا کرتا ہے۔ مسائل تو وہ جانتا ہے جو اوج ثریا تک پہنچانے والے ہیں مگر حرام کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔ آج ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ علماء جو حلال مال سے بھی اپنا پیٹ نہیں بھرا کرتے تھے آج ان کی اولادیں حرام مال سے اپنے پیٹوں کو بھر رہی ہیں۔ وہ علماء جو چٹائی کے اوپر بھی ساری

رات نہیں سویا کرتے تھے آج ان کی اولادیں نرم بستروں کے اوپر شب باشی کرتی ہیں۔ وہ علماء جن کے چراغ کے تیل کا خرچہ ان کے کھانے پینے کے خرچے سے بھی زیادہ ہوا کرتا تھا آج ان کی اولادیں دنیا داری کے چکروں میں پڑی ہوئی ہیں۔

علم، عمل اور اخلاص:

جس کو اللہ رب العزت علم عطا فرمادے اور عمل بھی نصیب فرمادے۔ اب اس میں ایک تیسری چیز کی ضرورت ہے جسے اخلاص کہتے ہیں فرمایا **أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ** (الزمر: 3) جان لو کہ اللہ کے لئے خالص دین ہے۔ اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے تو اللہ کے ہاں قبول ہوگا۔ ورنہ بدون اخلاص عمل قبول نہیں کیا جائے **كَامُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ** (المؤمن: 14) ایسا عمل جو اخلاص سے کر رہے ہوں، خالصتاً اللہ رب العزت کی رضا کے لئے ہو **النَّاسُ كُلُّهُمْ هَالِكُونَ إِلَّا الْعَامِلُونَ** (انسان سب کے سب ہلاک ہونے والے ہیں سوائے علماء کے) **وَالْعَامِلُونَ كُلُّهُمْ هَالِكُونَ إِلَّا الْعَامِلُونَ** (علماء سب کے سب ہلاک ہونے والے ہیں سوائے ان کے جو عمل کرنے والے ہیں) **وَالْعَامِلُونَ كُلُّهُمْ هَالِكُونَ إِلَّا الْمُخْلِصُونَ** اور عمل کرنے والے بھی سب کے سب ہلاک ہونے والے ہیں سوائے ان کے جو مخلص ہیں **وَالْمُخْلِصُونَ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ** اور مخلص بھی بڑے عظیم خطرہ میں ہیں کہ موت سے پہلے پہلے شیطان ان پر بھی ڈاکہ نہ مار لے۔ تو یہ تین مرتبے ہیں۔ علم، عمل اور اس میں اخلاص عمل خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی نے ایک عجیب مثال لکھی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے اخلاص گڈ ریے سے سیکھا۔ کسی نے کہا حضرت اخلاص آپ نے گڈ ریے سے کیسے سیکھا۔ فرمایا گڈ ریہ بکریوں کے درمیان بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اس کے دل میں رتی برابر بھی خیال نہیں ہوتا

کہ یہ بکریاں میری تعریف کریں گی۔ ہم نے یہاں سے اخلاص سیکھا کہ انسان لوگوں کے درمیان بیٹھ کر اس طرح عبادت کرے کہ دل میں رتی برابر بھی خیال نہ ہو کہ لوگ میری تعریف کریں گے۔ جس طرح گڈ ریا بکریوں سے بیگانہ ہو کر نماز پڑھتا ہے اسی طرح اللہ والے لوگوں کے درمیان بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔ وہ بھی لوگوں سے بیگانہ ہوتے ہیں مخلوق سے کٹ جاتے ہیں، اللہ رب العزت سے واصل ہو جاتے ہیں۔ اس کو کہا گیا کہ **أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا أَنْتَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ** (صحیح بخاری ص ۲۷ حدیث نمبر ۵۰) (تو اللہ کی عبادت ایسے کر کہ جیسے تو اسے دیکھتا ہے اور اگر یہ کیفیت نصیب نہیں تو ایسے کر جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے) یہ مقام احسان ہے جس کا حدیث جبرائیلؑ میں تذکرہ آیا ہے اس کی بہت اہمیت ہے۔

ہیرے موتیوں سے قیمتی عالم:-

جب کوئی آدمی علم بھی حاصل کر لے، عمل بھی اور اخلاص بھی نصیب ہو جائے۔ اب یہ ہیرے اور موتی سے بھی زیادہ قیمتی بن گیا۔ اب اس پر عالم کا لفظ صادق آتا ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا **عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ** (مرقاۃ المفاتیح ص ۲۱۲) (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں) **الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ** (آداب الصحبہ ص ۱۲۰ حدیث ۱۹۷) علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں) یہ ورثاء ہیں کہ جن کو قیامت کے دن انبیاء کی لائن میں پچی ہوئی خالی جگہ پر کرسیاں دے کر بٹھایا جائے گا۔ صرف اتنا فرق ہوگا کہ ان کے سروں پر نبوت کے تاج نہیں ہونگے وگرنہ لائن ایک بن جائے گی۔ سبحان اللہ حیران ہوتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے کتنے مرتبے عطا فرمائے ہیں۔ ایسا بندہ جس نے ان تینوں رتبوں کو حاصل کر لیا اب اس کا جاگنا تو عبادت ہے ہی سہی اللہ رب العزت نے اس

کے سونے کو بھی عبادت بنا دیا۔ **نَوْمُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ** (علماء کی نیند بھی عبادت ہوتی ہے)۔

علم ایک طاقت ہے:

علم ایک طاقت ہے، علم ایک قوت ہے، علم ایک طاقت ہے۔ طاقت کا استعمال ہم نہیں جانتے۔ جب انسان اس طاقت کو استعمال کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو سرخروئی عطا فرمادیتا ہے۔ دیکھیے

حضرت یوسفؑ جن کے بارے میں فرمایا **وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا** وَ كَذَلِكَ

نَجَّيْنَاهُ الْمُحْسِنِينَ (یوسف: 22) (جب وہ اپنی بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچ گئے۔ ہم نے اس کو حکمت اور علم

عطا کیا اور ہم نیکو کاروں کو ایسے ہی جزا دیا کرتے ہیں) علم ملاحمت ملی پھر آزمائش آگئی۔ آزمائش بھی

کیسی؟ اللہ اکبر۔ عزیز مصر کی بیوی نے گناہ کی دعوت دی مگر اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ پھر جیل میں

کئی سال تک پڑے رہے۔ جب آزاد ہوئے تو پھر جن عورتوں نے ان کو گناہوں کی طرف مائل کیا تھا

انہوں نے خود کہا کہ ہمارا قصور تھا۔ یوسفؑ تو صدیق ہیں سچے ہیں پھر انہیں عزیز مصر نے بلایا اور کہا **إِنَّكَ**

الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ (یوسف: 54) حضرت یوسفؑ نے کہا **قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ**

الْأَرْضِ (یوسف: 55) (یوسفؑ فرمانے لگے آپ مجھے خزانوں کا نگہبان مقرر کر دیں) **إِنِّي حَفِيظٌ**

عَلِيمٌ (یوسف: 55) (میں محافظ بھی ہوں میرے پاس اس کا علم بھی ہے) سبحان اللہ۔ چنانچہ وہ خزانے ان

کے حوالے کر دیئے گئے۔ دیکھیں کیسے اللہ تعالیٰ انہیں تخت پر بٹھا رہے ہیں۔ (لمبی باتیں ہیں آپ پہلے

ہی جانتے ہیں بلکہ بہتر جانتے ہیں میں تو چند طالب علمانہ گزارشات کر رہا ہوں) بلا آخر وہ وقت بھی آیا

جب بھائی دروازے پر آئے کھڑے ہیں۔ جب وہ بھائی داخل ہوئے تو انہوں نے سمجھا یہ عزیز مصر ہے

کہنے لگے **يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ** (اے عزیز مصر) **مَسَّنَا وَ أَهْلَنَا الضُّرُّ** (ہمیں اور ہمارے اہل خانہ کو تنگ

دستی نے بے حال کر دیا) **وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ** (اور ہم ایسی پونجی لائے ہیں جو پوری نہیں ہے، مال پورا نہیں ہے، ہمیں وزن پورا دے دیں) **وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا** (اور ہمارے اوپر صدقہ خیرات کر دیں) **إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ** (یوسف: 88) (اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والوں کو جزا دیتا ہے) جب یوسفؑ نے دیکھا کہ میرے بھائیوں کا یہ حال ہو گیا ہے۔ آج میں تخت پر بیٹھا ہوں اور یہ فرش پر کھڑے ہیں۔ یہ جھولی پھیلا کر کہتے ہیں ہمارے اوپر صدقہ خیرات کر دیں۔ **إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ** (یوسف: 88) (اللہ صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں)۔ تو یوسفؑ نے پوچھا **مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ** (یوسف: 89) (تم نے یوسفؑ کے ساتھ کیا کیا تھا؟) کہنے لگے **إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ** (یوسف: 90) (کیا آپ یوسفؑ ہیں؟) فرمایا **أَنَا يُوسُفُ** (میں یوسف ہوں) **وَهَذَا أَخِي** اور یہ میرا بھائی (بنیامین) ہے **قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا**

(تحقیق اللہ نے ہم پر احسان کیا) **إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ** (جو شخص اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے، صبر و ضبط پیدا کرتا ہے) **فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ** (یوسف: 90) (اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے) ہر دور میں اور ہر زمانے میں جو برادران یوسفؑ کی طرح جانتے بوجھتے ہوئے گناہوں میں پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو فرش پر کھڑا کریں گے اور جو یوسفؑ کی طرح گناہوں سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو عرش پر بٹھائیں گے۔

مؤمن کے ہتھیار:-

علم طاقت اور قوت کا نام ہے، جن علماء کو یہ قوت نصیب ہوتی ہے ان کے ہاتھ اٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا کا

جغرافیہ بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ ملا جیون کا مشہور واقعہ ہے کہ بادشاہ کو مصیبت پڑ گئی۔ حضرت جب مصلے پر بیٹھے کہنے لگا اگر حضرت کے ہاتھ اٹھ گئے آئندہ میری نسل ہی ختم ہو جائے گی۔ یہ مومن کے ہتھیار ہوتے ہیں **الْوُضُوءُ سَلَاةُ الْمُؤْمِنِ** مصلیٰ تسبیح یہ ہتھیار ہیں۔ ان سے وہ کام ہوتا ہے جو دنیا کے میزائلوں سے بھی نہیں ہو سکتا، ان کے ہاتھوں کے اٹھنے سے وہ تبدیلیاں آتی ہیں جو دنیا میں ایٹم بموں کے پھینکنے سے بھی نہیں ہوتیں۔ یہ علماء کرام امت کے امام ہوتے ہیں۔ **وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ** **أئِمَّةً** (اور ہم نے ان میں امام بنائے) **يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ط وَكَانُوا بآيَاتِنَا** **يُوقِنُونَ** (السجدة: 34) یہ ان کا فرض منصبی ہوتا ہے خود یقین ہو۔ پھر دین کے لئے وہ کام کر رہے ہوں۔

علم، عمل اور اخلاص کی قوتیں:-

تین باتیں ہیں علم، عمل اور اخلاص۔ جب یہ تینوں چیزیں آجایا کرتیں ہیں تو پھر یہ ایک قوت بن جایا کرتی ہیں۔ حضرت سلیمان نے اپنی اسمبلی کا اجلاس بلایا ہوا تھا۔ فرمایا **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُءِ** اے میرے امراء، اے میرے ایم این اے حضرات! جب Prime Minister وقت کا نبی ہو تو پھر ایم این اے ایسے ہوتے ہیں۔ اے میرے اسمبلی کے ممبرو! **أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي** **مُسْلِمِينَ** (النمل: 38) کون ہے تم میں سے جو اس (بلقیس) کا تخت میرے پاس لے آئے۔ اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار بن کر آجائے۔ **قَالَ عَفْرِيْتُ مِّنَ الْجِنِّ** (جنوں میں سے ایک عفریت بولا) **أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ** (النمل: 39) (میں لیکر آتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے کھڑے ہوں) فرمایا یہ دیر ہے۔ **قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ**

(کہا اس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا) **أَنَا أْتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ** (میں اسے آپ کے پاس لیکر آتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنی آنکھ جھپکیں) **فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقِرًّا** **عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي** (النمل: 40)۔ سبحان اللہ

جب علم، عمل اور اخلاص یہ تینوں چیزیں یک جا ہو جاتی ہیں تو قوت ایمان روحانی بن جاتی ہیں۔

صحابہ کی مثالیں:-

علم، عمل اور اخلاص یہی چیزیں صحابہ کرام کی زندگی میں آپ دیکھیں گے۔ کھڑے مدینہ طیبہ میں ہوتے تھے کہتے تھے **يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ** ہو ان کے پیغام کو ہزاروں میل دور پہنچا دیتی تھی۔ کبھی ایسا ہوتا تھا کہ مدینہ میں بیٹھے ہیں زمین میں زلزلہ آتا ہے تو زمین پر ایڑی مارتے ہیں اور کہتے ہیں اے زمین تو کیوں ہلتی ہے کیا عمر رضي الله عنه نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا، زمین کا زلزلہ ختم ہو جاتا تھا۔ کبھی دریائے نیل میں رقعہ ڈالا جاتا ہے، دریائے نیل آج بھی چل رہا ہے اور عمر رضي الله عنه بن خطاب کی عظمتوں کی گواہیاں دے رہا ہے۔ کبھی مدینہ کی طرف آگ بڑھتی ہے ایک صحابیؓ جاتے ہیں اور جیسے کوئی چھانٹے مار کر کسی جانور کو بھگاتا ہے وہ اپنے کپڑے سے مار مار کر آگ کو اس غار میں واپس پہنچا دیتے ہیں۔ ایک صحابیؓ قافلے سے بچھڑ گئے تھے شیر کو دیکھا تو اپنی طرف بلایا اور کہا تجھے آدم کی بو آتی ہے تو راستہ پہچان لے گا، مجھے قافلے تک پہنچا۔ شیر دم ہلاتا ہوا قدموں میں آ جاتا ہے صحابیؓ اس کے اوپر سوار ہو کر قافلے تک پہنچ جاتے ہیں۔

کہیں امیر لشکر دریا میں سے باہر نکل کر پوچھتے ہیں کوئی چیز تو نہیں رہ گئی ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ میرا لکڑی کا پیالہ رہ گیا ہے۔ دریا کو حکم دیتے ہیں اسی وقت ایک موج آتی ہے اور لکڑی کا پیالہ ان کے حوالے

کر دیتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان لوگوں کے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک اللہ کے احکام لاگو ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹایا کرتے تھے۔

حدیث قدسی میں فرمایا۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں بکھرے بالوں والے کہ اگر کسی دروازے پر پہنچیں تو انہیں دھتکار دیا جائے مگر میرے ہاں وہ مقام ہوتا ہے **لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ** (صحیح بخاری ص ۱۶۳۶ حدیث نمبر ۴۲۳۰) (اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں اللہ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دے)۔ اللہ رب العزت کے ہاں پھر مرتبہ بن جاتا ہے۔ **مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ** (جو اللہ کا ہو جاتا ہے پھر اللہ اس کے بن جاتا ہے)۔

اسباب کے بغیر اللہ کی مدد:-

علم، عمل، اخلاص ان تین چیزوں کے جمع ہونے کا نام ایک قوت ہے ایک طاقت ہے اور یہ طاقت جب ایمان والوں میں تھی اس وقت ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں ہوتا تھا اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے ان کو کامیاب فرمادیتے تھے فرمایا **وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزِنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ** (ال عمران: 139) تم سست نہ ہو، تمہارے اندر حزن بھی نہ ہو۔ تمہیں اعلیٰ اور بالا ہو گے اگر تم

ایمان والے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تو مدد کے وعدے فرماتے ہیں۔ **إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ** (المؤمن: 51) (ہمارے ذمے ہے مدد اپنے رسولوں کی اور

ایمان والوں کی اس دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہیاں قائم ہوں گی)۔ اللہ تعالیٰ تو مدد کے وعدے فرما رہے ہیں بلکہ فرمایا۔ **وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ** (النساء: 45) (اللہ تمہارے دشمنوں کو

جانتا ہے) اور دوسری جگہ فرمایا **وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا** (النساء: 141)

(اللہ تعالیٰ کبھی کبھی کافروں کو راستہ نہیں دیں گے کہ وہ ایمان والوں تک پہنچ سکیں) اللہ تعالیٰ انکے درمیان حائل ہو جائے گا۔ دیکھا، جنگ احزاب میں سارے چڑھ دوڑے تھے کہ مٹھی بھر مسلمانوں کو ختم کر ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ فرمایا **وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغِيظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا** (الاحزاب: 25) (اللہ تعالیٰ نے ان کو واپس لوٹا دیا ان کے غیظ کے ساتھ) اور ان کے لیے کچھ بھی نہ آیا) یوں اللہ تعالیٰ بدون اسباب کے ایسے لوگوں کے اوپر غلبہ عطا فرمادیتے ہیں۔

بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس بڑے بڑے قلعے تھے۔ فقیر نے ان کے کچھ آثار دیکھے۔ ایک ایک میٹر چوڑی چٹانوں کی دیوار بنائی ہوئی تھی۔ قد آدم سے بہت اونچی۔ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان ان قلعوں کو فتح نہیں کر سکتے۔ اور کہتے تھے کہ اللہ کے راستے میں یہ قلعے رکاوٹ بن جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی فتح بھی آسان کر دی۔ ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا کر دیا۔ آپس میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے، مسلمان جہاں جاتے ہیں چڑھ دوڑتے ہیں کہیں ہمارے اوپر ہی نہ چڑھ دوڑیں۔ بہتر ہے کہ خود ہی شہر خالی کر کے کہیں اور چلے جائیں، اپنا سامان باندھ کر بھاگنے لگے۔ ایمان والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے ان کو بھاگنے میں مدد کی۔ سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ عجیب انداز سے فرماتے ہیں۔ **هُوَ الَّذِي** کے الفاظ کے ساتھ اپنا تعارف کرواتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُوا أَنَّهم مَّا نَعْتهم حُصُونهم مِّنَ اللَّهِ فَاتهمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبهم الرُّعبَ يُخربُونَ بِيُوتهم بآيديهم وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (الحشر: 2)

(تمہیں گمان بھی نہیں تھا کہ تم ان کو نکال سکو گے اور ان کا اپنا بھی یہ گمان تھا کہ ان کے قلعے اللہ کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں گے۔ اللہ ایسی طرف سے آیا جس کا ان کو گمان بھی نہیں تھا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا کر دیا اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو خراب کرنے لگے۔ پھر مسلمانوں نے انہیں بھاگنے میں مدد دی، اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو)۔

جب اللہ تعالیٰ مدد کرنے پر آتے ہیں تو بدون اسباب کے غلبہ عطا فرمادیتے ہیں۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ

آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور: 55) اللہ کے یہ وعدے ہیں وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا (النساء: 177) (کون ہے اللہ

سے زیادہ جو اپنی باتوں سے سچا ہو) اللہ کے وعدے ہیں ایمان والوں سے نیک اعمال کرنے والوں سے۔ اللہ کے وعدے ہیں کہ میں تمہیں اپنی زمین کا وارث بناؤں گا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ مَّبَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور: 55)

اللہ کی مدد کے اصول و ضوابط:

اصول و ضوابط بتا دیئے کہ کس طرح انسان کو غلبہ عطا کیا جاتا ہے صحابہؓ کی بھی شروع میں یہی حالت تھی کہ ٹمٹماتے ہوئے چراغ تھے۔ کافر کہتے تھے ہم جب چاہیں گے پھونک مار کر بھجادیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ

الْكَافِرُونَ (الصف: 8) ایک یہ وقت تھا پھر ایک وہ وقت بھی آیا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیتیں اتر رہی تھیں۔ **الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ** (المائدہ: 3) اسی دن یہ آیات بھی اتریں۔

الْيَوْمَ يَنْسِبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ (المائدہ: 3) آج کے دن یہ کفار تمہارے دین سے نا امید ہو چکے۔ ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ مسلمان لوہے کے چنے ہیں انہیں چبانا آسان کام نہیں ہے۔ سبحان اللہ۔ ارشاد بارے تعالیٰ ہے۔

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً مِمَّا بَدَأَ اللَّهُ ط وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرہ: 249) کتنی

بار ایسا ہوا کہ تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی۔ اللہ تو صبر ضبط والوں کے ساتھ ہے اگر ہم اپنے اندر علم اور اخلاص پیدا کر لیں گے تو اللہ رب العزت کی مدد ہوگی۔ جب اللہ کی مدد آتی ہے تو کشتی ہمیشہ کنارے لگ جایا کرتی ہے۔ کبھی گرداب میں نہیں پھنسی رہتی۔ اللہ جب چاہتا ہے چڑیوں سے باز مروادیا کرتا ہے۔ یہ اس کی مدد ہوا کرتی ہے۔

دین کا غم:

آج علماء کرام کے اوپر ذمہ داریاں ہیں۔ امت پریشان حال ہے، ملک اور بیرون ملک کی بہت ساری باتوں کا پیش نظر رہنا انتہائی ضروری ہے کیوں؟ علماء کرام دین کا غم نہیں کریں گے تو دین کا غم کون کرے گا۔ یہ تو ان کو وراثت میں ملا جو وارث ہو اسی کو غم کرنا پڑتا ہے۔ ملک میں بھی دین کے خلاف کتنے فتنے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یہ فقیر اس وقت دنیا کے کئی ملکوں کا سفر کر چکا ہے۔ اور اس دفعہ امریکہ کی 22 ریاستوں کا سفر کر کے آیا ہے۔ الحمد للہ وہاں کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھا۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جو آپ کے علم میں لانی ضروری ہیں۔

اسلام کے دشمن:-

پہلی بات یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی دین اسلام کے پکے دشمن ہیں، یہ سانپ ہیں جب موقع ملتا ہے ڈستے ہیں، یہ بچھو ہیں جب موقع ملتا ہے کاٹتے ہیں۔ قرآن نے پہلے فرما دیا تھا۔ **وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصْرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ** (البقرہ: 120) یہود و نصاریٰ آپ سے راضی نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ آپ ان کی اتباع کریں۔ اتباع کے بغیر وہ راضی نہیں ہو سکتے۔ وہ ان علماء سے راضی ہوں گے جو علماء ان کے مقصد کے تحت کام کریں گے اور جو علماء اللہ کے دین کے لئے کام کرنے والے ہوں گے وہ ان علماء کو اپنا دشمن سمجھیں گے۔

علماء کی کردار کشی:

آج دیکھو دین کے لئے کام کرنے والوں کو دہشت گرد مشہور کر دیا گیا ہے۔ اس کو بنیاد پرست (Fundamentalist) مشہور کر دیا ہے۔ یہ علماء کرام کی کردار کشی کرنے کی سازش ہے کہ پوری دنیا میں ان کے کردار کو مسخ کر کے رکھ دیا جائے۔

اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ:

یہودیوں اور عیسائیوں نے اس قدر حالت خراب کر رکھی ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ عوام الناس کو صحیح صورتحال معلوم ہی نہیں ہونے دیتے۔ جب بھی موقع ملتا ہے اسلام کی مخالفت کرتے ہیں اسلامی تنظیموں میں اپنے بندے ڈال کر پیسہ دیکر ایسی ایسی سیٹوں پر بندے بٹھادیتے ہیں کہ مسلمانوں کی آرگنائزیشن ان کے لئے کام کر رہی ہوتی ہے۔

یہودیوں کی سازشیں:

یہودیوں کو اپنے بارے میں بڑا مان ہے اور کہتے ہیں **نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ** (المائدہ: 18) (ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے بڑے چنے ہوئے ہیں۔ اللہ کے بڑے محبوب بندے ہیں)۔ اپنے بارے میں انہیں یہ گمان ہے کہ ہم Marshal Race ہیں۔ باقی ساری دنیا رعایا ہیں ہم حاکم ہیں۔ بنی اسرائیل پر جو اللہ نے انعامات کئے تھے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ انعامات قیامت تک ہمارے ہی لئے ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں ایک مان بیٹھ گیا ہے۔ مال و دولت پر ان کی حکمرانی ہے جس ملک میں چاہتے ہیں وہاں پیسے کے ذریعے سے انقلاب لے آتے ہیں، جب چاہتے ہیں، وہاں حکومت چھین لیتے ہیں، جس ملک میں چاہتے ہیں اس میں فتنہ برپا کر دیتے ہیں، اچھے بھلے جہاد کو فساد میں تبدیل کر کے رکھ دیتے ہیں، یہودی اسلام کا اتنا عیار دشمن ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

برکت کی جگہ:-

دیکھیں کہاں جا کر بسے ہیں یہ بیت المقدس سے لے کر ملک شام کی زمین تک پھیل گئے ہیں۔ جہاں قرآن پاک نے بار بار کہا کہ ہم نے اس میں برکت رکھی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے بعض کو پتہ ہی نہ ہو۔ وہ قرآن پاک پڑھتے ہیں، انہوں نے اس میں غور کیا ہے، انکو پتہ ہے کہ چند جگہیں ہیں جہاں مسلمانوں کی کتاب بتاتی ہے کہ ہم نے ان جگہوں کے اندر برکت رکھ دی ہے۔ آج اس علاقے کے اوپر اپنا Hold کیا ہوا ہے۔ قرآن پاک میں پانچ جگہوں پر بتایا گیا ہے کہ ہم نے اس جگہ میں برکت رکھی ہوئی ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلٰی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَرَّکْنَا حَوْلَہٗ** (بنی اسرائیل: 1) دیکھا اس کے ارد گرد برکت

کا قرآن کئی وضاحت کے ساتھ اعلان کر رہا ہے۔ پھر فرمایا **وَلَسَلِّمَنَّ الرِّيحُ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ط وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمِينَ** (الانبیاء: 81) برکت کے ثبوت میں تیسری آیت **وَنَجِّينَاهُ وَلَوْ طَا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ** (الانبیاء: 71) چوتھی آیت **وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَ قَدَرْنَا فِيهَا السَّيْرَ** (سبا: 18) پانچویں آیت **وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا** (الاعراف: 137) پانچ مقامات پر قرآن اس برکت کے موجود ہونے کے متعلق کہتا ہے۔ اس لئے آج اسرائیل اس جگہ پر جم کر بیٹھا ہوا ہے۔

فرانس میں یہودیوں کے روزے رکھنے کا واقعہ:

یہ فقیر فرانس گیا تو ایک دوست کہنے لگے کہ رمضان المبارک آیا۔ مجھے روزے رکھنے تھے تراویح پڑھنی تھی۔ میں نے اپنے پروفیسر سے کہا کہ مجھے چھٹی دے دو اس نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ مجھے فلاں جگہ جانا ہے اور وہاں سے میں روزانہ نہیں آسکتا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں یہیں جگہ بتا دیتا ہوں۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا۔ وہ مجھے یونیورسٹی میں ایک جگہ لے گئے جہاں پر گورے چٹے نوجوان لڑکے کالی داڑھیاں، عمامے باندھے ہوئے، جبے پہنے ہوئے، مسواک سے وضو کر رہے ہیں، نمازیں پڑھ رہے ہیں اور اذانیں دے رہے ہیں پورا مہینہ..... پھر اعتکاف بھی بیٹھتے۔ پھر صبح شام جیسے روزے کی سحری افطاری ہوتی ہے اس کے مطابق کر رہے ہیں۔ کہنے لگے کہ میں عید پڑھ کر واپس آیا میں نے ٹیچر سے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے ایسے نیک لوگوں سے ملا دیا۔ میرا رمضان شریف تو بڑا اچھا گزرا۔ وہ مسکرا کے کہنے لگے کہ آپ کو پتہ ہے یہ سب یہودی تھے؟ میں نے کہا مجھے تو پتہ نہیں ہے۔ کہنے

لگا کہ انہوں نے ایک پراجیکٹ (Prjoect) شروع کیا ہے کہ اسلام میں مسلمانوں کو جیسے روزے رکھنے کے لئے کہا گیا ہے۔ تم ہو بہو ایک مہینہ اس طرح رہ کر دیکھو کہ اس میں کیا اچھائیاں ہیں، کیا برائیاں ہیں۔ اچھائیاں ہوں گی ہم بن کہے قبول کر لیں گے۔ جو خامیاں ہوں گی اس کے خلاف پروپیگنڈہ کریں گے۔

اب بتائیے آج دنیا میں یہ کام ہو رہا ہے۔ ہمارے نوجوان بیرون ملک جن یونیورسٹیوں سے اسلامیات کی پی ایچ ڈی کی ڈگریاں لیتے ہیں وہاں پر اسلامیات کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ یہودی ہوتے ہیں۔ اب بتائیے دنیا میں اس وقت اسلام کے خلاف کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اللہ اکبر۔ اس وقت ہمارے سب سے بڑے دشمن دنیا کے اندر یہودی ہیں جو بالواسطہ اسلام کو ہر وقت نقصان پہنچانے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

رشیا میں یہودی کی سازش کا واقعہ:-

فقیر ایک دفعہ روس میں سفر کر رہا تھا۔ مولانا عبداللہ اور دوسرے حضرات رفقاء سفر تھے۔ ٹرین میں سفر کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ فقیر سے بھی ملا اوروں سے بھی ملا۔ داڑھی رکھی ہوئی پھر ساتھیوں سے باتیں کرنے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو فقیر نے ساتھیوں سے پوچھا۔ کیا باتیں کر رہا تھا۔ کہنے لگے کہ آپ کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ کون ہے؟ ہم نے کہا کہ عالم ہیں، پیر ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں؟ بتایا گیا کہ پاکستان سے تشریف لائے ہیں کہنے لگا آپ بھی رشین ہیں، میں بھی رشین ہوں۔ آپ لوگ اس کو دھوکہ دو۔ اس کو کہیں باہر پھراتے رہو۔ اس کا سارا پیسہ خرچ کروادو۔ پھر یہ خود بخود یہاں سے چلا جائے گا ہمیں ان لوگوں سے کیا فائدہ ہے؟ اس کو یہیں سے ٹر خادوتا کہ یہاں کوئی دین اسلام کا کام نہ کر سکے۔ اس قسم کے ذاتی تجربات اور مشاہدات فقیر کو کئی مرتبہ ہوئے ہیں۔ اب بات سمجھ میں آئی ہے کہ ان کے

دلوں میں کیا غیض و غضب کی صورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ **قُلْ مَوْتُوا بِغِيظِكُمْ** (ال عمران: 119) (تم مر جاؤ اپنے غصے میں)۔ **كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ط إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا** (الکھف: 5) اور **قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ** (ال عمران: 118) زبان سے باتیں کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں اتنا کچھ اسلام کے خلاف چھپا ہوا ہوتا ہے۔

امریکہ میں ٹائی علماء کے کروتوت:-

امریکہ میں اصل مصیبت وہاں کے ٹائی علماء نے ڈالی ہوئی ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے بعد اگر کوئی اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں تو وہاں کے بسنے والے ٹائی علماء ہیں۔ انہیں علماء تو کہنا ہی نہیں چاہئے یہ وہاں کے انگریزی خواں ہیں جنہوں نے مقالہ لکھ لیا۔ اس کے بعد وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دین کے چودھری بن گئے ہم فقیہ وقت بن گئے، ہم مجدد بن گئے اور پھر فتوے دینے شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا کام ہوتا ہے ہر مسئلے میں اجتہاد کرنا، ہر مسئلے میں اپنی من مرضی کرنا۔ سوٹ بوٹ پہن کر آتے ہیں، ٹائی لگائی ہوتی ہے، ننگے سر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، ننگے سر بازاروں میں جا رہے ہوتے ہیں، ننگے سر کھڑے ہوئے کھا رہے ہیں، عورتوں کے ساتھ آنا جانا، میل ملاپ ہو رہا ہے، یہ وہاں کے امام اور خطیب بنے ہوئے ہیں۔ انگریزی میں بہت اچھا لیکچر دیتے ہیں۔ ہم نے ان کا نام ٹائی علماء رکھ دیا۔ کیونکہ بے حرمتی والا نام تو نہیں رکھ سکتے۔ آخر علم سے ان کی نسبت ہے علماء سمجھے جاتے ہیں اور قرآن و حدیث کا ترجمہ بھی جانتے ہیں۔ ہم نے سوچا انہیں کیا کہا کریں تو پھر ہم نے ان کا نام ٹائی علماء رکھ دیا۔ ان ٹائی علماء نے دین کی شکل کو وہاں مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔

ٹائی علماء کے مسئلے:-

ٹائی علماء عجیب عجیب مسئلے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً قیامت کے دن مسلمانوں سے اسلام کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عیسائیوں اور یہودیوں سے ان کے دین کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ فقیر نے ایک ٹائی عالم سے پوچھا، آپ کیسے کہتے ہیں کہ ان سے ان کے دین کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ آگے سے آیت پڑھتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّبِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ - وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(البقرہ: 62)

یہ دلیل کے طور پر پیش کر رہا ہے کہ خواہ عیسائی ہو، یہودی ہو، صائبین میں سے ہو، ان کے اوپر کوئی خوف نہیں ہوگا، کوئی حزن نہیں ہوگا۔ گویا یہودیوں اور عیسائیوں کو اسلام لانے کی ضرورت نہیں بس وہ اپنے دین پر پکے رہیں۔ میں نے کہا اچھا کیا قرآن پاک یہ نہیں کہتا۔ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ (ال عمران: 85) بس آپ نے ایک ہی پارہ پڑھا ہوا ہے اور باقی قرآن نہیں پڑھا۔ اَفْغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ (ال عمران: 83) جب خود اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ: 3) اس پر آج ہمارے لئے عمل کرنا ضروری ہے۔

ٹائی علماء کے فتوے:

ایک اور فتویٰ ٹائی علماء نے دیا۔ کہتے ہیں کہ جتنے عیسائی ہیں سب اہل کتاب ہیں حالانکہ آج عیسائیوں

میں سے اندازاً ہر دوسرا بندہ دہریت کا قائل ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ کسی نے ان کے سامنے آیت پڑھی کہ وہ تو اللہ کا نام نہیں پڑھتے جب ذبح کر رہے ہوتے ہیں۔ کہنے لگے اچھا اگر ایسا ہے تو وہ چیز جب ہاتھ میں آئے تو اسے کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ کے کھالے وہ بالکل حلال ہو جائے گی۔ دوسرا فتویٰ یہ دیا ہوا ہے کہ عورتوں کے لئے چہرہ ڈھکنا قرآن پاک میں کہیں نہیں ہے۔ تیسرا فتویٰ یہ دیا کہ امریکہ کا ماحول ایسا ہے کہ عورتوں سے ہاتھ ملانے پڑتے ہیں، ہم ہاتھ نہ ملائیں تو ان کا دل آزرده ہوتا ہے اور دل کا آزرده کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اس لئے عموم بلوئی کے طور پر ہاتھ ملانا جائز ہے۔ فتویٰ دیکھو۔

اگر کبھی بدھ کو عید کا دن پڑ رہا ہو تو کہتے ہیں کہ عید کا مقصود تو ہوتا ہے مسلمانوں کا آپس میں ملنا، خوشی کا اظہار کرنا، ہم بدھ کے دن تو فارغ نہیں ہیں لہذا اس کے بعد جو اتوار کا دن آرہا ہے تو ہم عید بھی پڑھیں گے اور آپس میں ملیں گے۔ یہ وہاں کے ٹائی علماء ہیں۔ اس لئے کہ جہاں حق نہیں ہوگا روشنی نہیں ہوگی اندھیرا خود بخود وہاں ہوگا۔ اسلام کو یہودیوں، عیسائیوں کے بعد سب سے زیادہ نقصان ان ٹائی علماء نے پہنچایا ہے۔ دین کی شکل کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ **الَّذِينَ يُدْرُونَ** صحیح بخاری ص ۲۳ حدیث نمبر ۳۹) (دین سہل ہے) اس لئے تم چاروں آئمہ میں سے کسی کا بھی قول لے لو جو تمہیں آسان نظر آتا ہو وہ بالکل ٹھیک ہوگا۔ جہاں چاروں آئمہ کے ہاں مسئلہ ذرا سخت ملتا ہے تو پھر اپنی طرف سے آسان بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ ساری دنیا کی خرابیاں ایسے بندے کے اندر آجاتی ہیں جو دین میں یوں آسانیاں ڈھونڈتا پھرتا ہو اس لئے علماء کرام نے کہا **مَنْ أَخَذَ بِنَوَادِرِ الْعُلَمَاءِ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ** جو علماء کے نوادرات کے اوپر عمل کرے گا یعنی ایسے اقوال پر عمل کرے گا جو کہ نوادرات میں سے ہیں۔

پھر تو اس کے اندر ساری کی ساری خرابیاں آجائیں گی۔ آپ علماء ہیں اس لئے آپ کے سامنے چند نوادرات نمونے کے طور پر پیش کر رہا ہوں، فتویٰ ان چیزوں پر نہیں ہے۔

آپ دیکھیے امام شافعیؒ کے نزدیک شطرنج کا کھیلنا جائز ہے۔ عبداللہ بن جعفر کے نزدیک موسیقی کا جواز بنتا ہے۔ امام قاسم بن محمد کے نزدیک بے سایہ تصویر، تصویر کے حکم میں نہیں ہوتی اور امام سنون جو کہ امام مالک کے پیرو ہیں ان کے نزدیک اپنی بیوی سے وطی فی الدبر جائز ہے اور امام اعمشؒ اس بات کے قائل تھے کہ روزے کی ابتداء طلوع شمس سے ہوتی ہے۔ ابن حزم طاہری کہتے تھے کہ منگیتر کو بغیر کپڑوں کے بھی دیکھنا جائز ہے، بلکہ فرماتے تھے کہ جس عورت کو کسی سے پردہ کرنا مشکل ہو عمر کے جس حصے میں ہو بس مرد کو دودھ پلا دے بلکہ مرد کے منہ میں دودھ ڈال دے تو یہ عورت محرم بن جائے گی۔

عطاء ابن ابی رباح فرماتے ہیں کہ جو دن عید کا ہوگا اس دن جمعہ اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ اب بتائیں کہ یہ نوادرات جب اکٹھا کریں گے تو یہ کیا چیز بن جائے گا۔ آج ایسی باتوں پر وہاں کے ثانی علماء عمل کر رہے ہیں اور کروا رہے ہیں۔

دین کا غم:

میرے دوستو! نبی اکرم ﷺ نے جو دعائیں کی تھیں **نَضَرَ اللَّهُ إِمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاَهَا**

فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا (المستخرج علی المستدرک ص ۱۳) آج علماء کرام کے سر پر ایک بوجھ ہے۔ اس بوجھ سے سبکدوش ہونے کے لئے ان کو اپنی زندگیوں کو کھپانا ہوگا۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھنے کی بجائے یہ دیکھیں کہ دشمنان اسلام آج اسلام کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ اس وقت مغربی ممالک میں بعض ایسی بھی آبادیاں ہیں کہ جہاں پر مسلمان کرائے پر مکان لینے جائے تو اسے کرائے پر مکان

نہیں ملتا یہ حالت ہوگئی ہے۔

ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک کے پڑوس میں یہودی رہتا تھا۔ یہودی نے مکان بیچنا چاہا۔ ایک آدمی نے پوچھا کتنے میں بیچو گے؟ کہنے لگا کہ میں دو ہزار دینار میں بیچوں گا۔ اس خریدار نے کہا کہ اس علاقے میں اس قسم کے مکان کی قیمت زیادہ سے زیادہ ایک ہزار دینار ہے۔ یہودی کہنے لگا کہ ہاں ٹھیک ہے ایک ہزار دینار تو میرے مکان کی قیمت ہے اور ایک ہزار دینار عبداللہ ابن مبارک کے پڑوس کی قیمت ہے۔ ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کے پڑوس میں جو مکان ہوتے تھے ان مکانوں کی قیمتیں بڑھ جایا کرتی تھیں اور آج یہ وقت آچکا ہے کہ یورپ کے بعض علاقوں میں مسلمان مکان لینے جاتے ہیں انہیں کوئی مکان بھی کرائے پر دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

محترم سامعین! اس دین کا غم کون کھائے گا آپ علماء ہی ہیں پھر بھی آپ ہی لوگوں نے کھڑے ہونا ہے یاد رکھیے۔ جب انگریز نے دین کی جڑیں اکھاڑنے کی کوشش کی تھی اور پوری قوم کو دنیا داری کی طرف لگا دیا تھا، آپ ہی تو تھے جو چٹائیوں پر بیٹھے رہے۔ آپ ہی تو تھے جو مصلوں سے چمٹے رہے۔ آپ ہی تو تھے کہ ٹوٹے ہوئے حجروں کے اندر بیٹھے رہے۔ آپ نے اپنے لئے غربت کو پسند کیا، اپنی اولاد کے لئے غربت کو پسند کیا لیکن آپ نے دین کو سینے سے لگائے رکھا، آپ مبارکباد کے مستحق ہیں، میں سلام کہتا ہوں آپ کی عظمت کو، میں سلام کرتا ہوں آپ کے تقویٰ کو، میں سلام کرتا ہوں آپ کی استقامت کو کہ آپ نے دنیا کو قبول کرنے کی بجائے دین کو اپنے سینے سے لگایا اور قوم کے سامنے دین کو پہنچایا

وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتَحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَ كَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ (المائدہ: 44)

یہ علماء اور صلحاء کا فرض منصبی ہوتا ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین کی اور کتاب کی حفاظت کرنا ہوتی ہے۔

الحمد للہ چودہ صدیوں سے کچھ زیادہ گزر چکا دین آج تک سلامت ہے۔ آج دین کو نامعقول لوگوں کے ہاتھوں نہ جانے دیجئے۔ آج اس دین کو بے عمل لوگوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دیجئے۔

دین کے لئے قربانیاں دینا:-

محترم علمائے کرام! یہاں طلباء کو تیار کیجئے۔ یہ طلباء دنیا میں پھیل جائیں۔ دین کے نمائندہ اور دین کے قاصد بن کر کام کریں۔ یاد رکھئے کہ کل قیامت میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے قبولیت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی خاطر جینے اور دین کی خاطر مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ